

## 36512-اگر کوئی شخص کسی کو زکاۃ کی رقم تقسیم کرنے کیلئے دے تو وہ (والاعلین علیہما) میں شامل نہیں

سوال

اگر کوئی مالدار شخص مجھے زکاۃ دے کہ اسے فقراء میں تقسیم کر دو تو کیا میں (والاعلین علیہما) زکاۃ کیلئے کام کرنے والوں میں شامل ہوں، اور اس زکاۃ میں سے اپنے لے سکتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

زکاۃ کیلئے کام کرنے والوں میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جنہیں حکمران زکاۃ اٹھا کرنے کا کام دے، اور وہ یہ زکاۃ اٹھی کرنے کے بعد اس کی حاصلت اور تقسیم کرنے کے ذمہ دار ہوں۔

دیکھیں: الشرح الممتع (142/6)

لیکن جس شخص کو کسی مالدار شخص نے اپنے مال کی زکاۃ نکالنے کا ذمہ دار بنایا ہو تو یہ شخص اس کا نائب اور وکیل ہے نہ کہ اس پر کام کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ "مجموع" (165/6) میں کہتے ہیں:

امام شافعی اور ان کے اصحاب کا کہنا ہے: اگر زکاۃ تقسیم کرنے والا خود مالک یا اسکا وکیل ہو تو عامل کا حصہ ساقط ہو جائے گا، اور باقی سات مصارف زکاۃ میں تقسیم کرنا واجب ہو گا۔ انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے اپنے مال کی زکاۃ ایک شخص کی طرف بھیجی اور اسے کہا کہ اپنی صوابدید کے مطابق اسے تقسیم کر دو، تو کیا یہ وکیل زکاۃ پر کام کرنے والے عامل میں شامل ہوتے ہوئے زکاۃ لینے کا مستحق ہے؟

تو شیخ کا جواب تھا:

یہ وکیل زکاۃ پر کام کرنے والوں میں شامل نہیں ہوتا، اور نہ ہی زکاۃ لینے کا مستحق ہے؛ کیونکہ یہ ایک خاص شخص کا خاص نائب ہے، اور تعبیر قرآنی میں واللہ اعلم یہی راز ہے جب یہ فرمایا کہ: (والاعلین علیہما) یعنی اس پر کام کرنے والے۔ التوبہ/60۔ کیونکہ حرف جر "علی" ولا یہ کسی ایک نوع کا فائدہ دیتا ہے، گویا کہ "اعلین" اپنے اندر "قائیم" کا معنی لیے ہوئے ہے، اور اس لیے جو شخص کسی دوسرے شخص کی نیابت کرتے ہوئے زکاۃ تقسیم کرنے کا ذمہ دار ہو گا وہ زکاۃ پر کام کرنے والوں میں شامل نہیں ہو گا۔ واللہ اعلم۔ انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (369/18)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے پاس اتنا مال ہے جس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے، اور میں اس زکاۃ میں سے کچھ رقم کسی دوسرے ملک کے فقراء کے لیے بھیجا چاہتا ہوں، اور اس ملک میں ایک شخص کو جانتا ہوں، میں اس شخص کے ذریعہ سے زکاۃ کی رقم بھیج دوں گا تاکہ وہ محتاج لوگ تلاش کر کے تقسیم کر دے، لیکن وہ یہ کام معاوضہ کے بغیر نہیں کریگا، تو کیا میں اسے اس کام کی اجرت زکاۃ کے مال سے ادا کر سکتا ہوں؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ آپ اپنے ملک کے فقراء میں زکاۃ تقسیم کریں، اور اگر آپ کسی دوسرے ملک زکاۃ منتقل کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں کے لوگ زیادہ محتاج اور ضرورتمند ہیں یا اس لیے کہ وہاں آپ کے غریب رشتہ دار ہتھے ہیں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور زکاۃ تقسیم کرنے کے لیے اگر آپ کسی دوسرے شخص کو کل بنا نہیں تو اسے اجرت دینے میں کوئی مانع نہیں، لیکن یہ اجرت زکاۃ میں سے نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ یہ واجب ہے کہ آپ خود یا اپنے نائب کے ذریعے اپنی زکاۃ کو فقراء اور مسکین میں تقسیم کریں، اور اس نائب کی اجرت اپنے مال سے ادا کر لیں گے زکاۃ کے مال سے نہیں" انتہی

اقتباس از: مجموع فتاویٰ ابن باز (258/14).

واللہ اعلم.